

کون سے کہتا ہے !



خدا کا کلام ہے ۔

ترجمہ

عمانویل نوٹھر ایم۔ اے (ایسویہ سکالرز) پبشر انجیل سرگودھا

اِنْتَابُ

میں اپنی اس ناچیز تحریر کو اپنے لختِ جگر نفاسِ اُمیدوارِ محال و قعر

کے نام سے منوں کرتا ہوں۔ جو پھول کی طرح نکلا اور کاٹ ڈالا (ایوب ۲۰: ۱۴) گیا اور یوں

ایک ام بے مسمیٰ بن کر کلامِ مقدس کے اس فرمان پر تصدیق کی مہر ثبت کر گیا کہ گھاس تو سوکھ

جاتی ہے اور پھول گر جاتا ہے۔ لیکن خداوند کا کلام (بائبل) ابد تک قائم رہے گا۔

(۱ پطرس ۱: ۲۵)



یہ سوال کہ کیا بائبل خدا کا بے خطا اور غیر تبدیل شدہ کلام ہے۔ میرے نزدیک دینیات اور الہیات کے سب مکتول سے زیادہ
توجہ طلب ہے۔ کیونکہ اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے کہ بائبل خدا کا غیر متحرک اور غیر تبدیل کلام ہے تو خدا کی ذات و صفات آدم کا گناہ میں گرنا
اور کلام نبی نوع انسان کا اس بہرہ سے متاثر ہونا خدا کی طرف سے نجات کا اختتام وغیرہ سبھی مسائل از خود حل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے
تقصیب و تعصب سے الگ ہو کر تحقیق کرنے والے دوستوں کے لئے اس اہم ترین مسئلہ پر اپنے خیالات پیش کرتا ہوں۔ امید ہے سید ذہن
ان سے مزید استفادہ کریں گے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ کون کتاب ہے کہ بائبل خدا کا کلام ہے؟ اس سوال کے جواب میں میرے ذہن میں خود
بائبل ہی کے تین حوالہ جات ہیں۔

(۱) کیوں کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ تورات سے ہرگز نہ
ٹٹے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ (متی ۵: ۱۸)

(۲) جن کے پاس خدا کا کلام آیا اور کتاب حدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ (یرمیا ۱۰: ۳۵)

(۳) یوں تم خدا کے کلام کو اپنی روایت سے جو کہنے جاری کی ہے باطل کر دیتے ہو۔ (مزمور ۱۳۰: ۴)

بائبل کے ان مقامات سے ظاہر ہے کہ خود یہی فرماتے ہیں کہ بائبل خدا کا کلام ہے اور یہی کہ شہادت کو جس پر مجال مانا ہے۔
کیونکہ ان کی الہی زندگی ان کے الہی کلمات ان کے الہی کلام ان کا نبی نوع انسان کی تاریخ پر انٹ الہی اثر ان کی شہادت کو ماننے پر مجبور کرتی ہے۔
اور جب ہم ان کی شہادت کو سچا مانتے ہیں تو چہرہ میں بائبل کو سچا ماننا پڑتا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے بائبل کے نقطہ اور شوشہ تک کا سبھی لفظ اور
الہامی ہونا مانا ہے۔

(۲) نیز تاریخ کہتی ہے کہ بائبل خدا کا کلام ہے۔ مذہبی تاریخ کے طالب علم جانتے ہیں کہ آج تک جتنی مخالفت بائبل کی ہوئی ہے اور ہو رہی
ہے۔ اتنی مخالفت دنیا میں موجود کسی اور کتاب کی نہیں ہوئی۔ بادشاہ فرماؤ اور مذہبی بادشاہ تک اس کتاب کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے حکم پر
رہے۔ چنانچہ سکات ٹوم کی تاریخ میں ایک نامزد ایسا بھی آیا کہ جس کی کہ پاس بائبل کا نسخہ ملا اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا۔ اس کتاب
کو جانے کی فرس سے لوگوں نے اس ملک کے کونے کونے میں خوش سے آگ کے لاؤ روشنی کئے۔ دہرائی نے کلیسا سے باہر اس پر
حکمے کئے مگر جاگروں میں رہ کر مذہبی رہنماؤں کا سوا تک جو کہ جسے اس پر اعتراضات کئے گئے۔ اس کی کتابت میں سبوا غلطیاں پائی گئیں۔ اس کی
آیات کی غلط تفسیریں اور تشریحات کی گئیں۔ مگر یہ ممکن نہیں ہر سا کہ وہ کتاب جو جہان کی ہدایت اور روشنی کے لئے آئی تھی۔ اس کا ایک
شوشہ یا نقطہ ہی بدل سکے۔

دوسرا (۱۸۰۱) سال قبل ایک فرانسیسی دھرمی (VOLTAIRE) دائر نے کہا تھا۔

”آج سے پچاس سال بعد دنیا بائبل سے محروم ہو جائے گی۔“ مگر آج پیرس میں مین آئی جگہ جہاں دائر نے یہ الفاظ کہے تھے جنووا
بائبل سوسائٹی کا کام روز بروز ترستی کر رہا ہے اور اس سوسائٹی نے اپنی طبع شدہ بائبل کے پتے ایڈیشن کی جلدی ۵ لاکھ روپوں سے بھی زیادہ

۱۱) وصاحباں هذا القرآن ان یفتخروا من وفاق الله وكن قاصدين الذي مبين يديه وتفسير الكتاب لا ترتيب فيه من رب العالمين (یونس ۳) اور یہ قرآن ایسا نہیں جسے خدا کے سوا کوئی اور گھڑے بلکہ وہ اُس کی تصدیق ہے جو اس کے سامنے موجود ہے یعنی کتاب (بائبل) کی تفصیل میں شک نہیں کہ وہ پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔

اس جگہ بائبل مقدس کو صیاسی کتب سے کہتے ہیں نہ صرف کتاب لا یتب فیہ من رب العالمین فرمایا بلکہ قرآن مجید کے من جانب اللہ ہونے کا اشارہ اور انحصار ہی تصدیق بائبل پر رکھا گیا، اعتراف کیا کہ اگر قرآن پہلی کتاب کی تصدیق نہ کرتا تو ایسا گناہ کا بے جا نہ ہوتا کہ سوائے خدا کے وہ کسی اور کی طرف سے نہ آتا۔ (۱۲) انا کان حدیثاً یفتخروا لیکن تصدیق الذی یتب فیہ (بقرہ ۱) یہ قرآن کوئی بائبل نہیں بلکہ ان (کتابوں) کی تصدیق کرتا ہے۔ جو اس کے نام نہ نزل اسے پہلے (موجود) ہیں (ترجمہ نذیر احمد)

۱۳) هَذَا كِتَابُ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكًا مُصَدِّقًا لِّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ (انعام ۹) یہ قرآن بھی کتاب (آسمانی) ہے جس کو ہم نے آنا دیا ہے برکت والی کتاب ہے اور جو کتابیں اس کے زمانہ نزل سے پہلے (موجود) ہیں ان کی تصدیق (بھی) کرتی ہے۔ (ترجمہ نذیر احمد)

جیتن یذہبہ کے لغوی معنی ہیں وہ بیان و قول، اقول اس کے جس سے مراد کسی شے کا سامنے موجود ہونا ہوتا ہے اور اس کی تاویل کی گنجائش بہتر قرآن کی متن ششائی کی کہان تک وادیں اس نے اس پر پس منہیں کیا تو یہ بہت قضا بلکہ یہ کہتے بھی دیکھ لیا کہ جن کتابوں کی میں تصدیق کرتا ہوں کہ وہی ہیں جو یہودیوں اور مسیحیوں دونوں کے اقول میں موجود ہیں اور ان میں سے ہر ایک فرقہ کے پاس ایک ایک جگہ بھی ہیں

۱۴) یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الْكُتُبَ أَمْثَلُهَا أَنْزَلْنَاهُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلُ - لَمْ يَكُنْ لَكُمْ مِنْ قَبْلُ (انعام ۹) اور وہ اس (کتاب) کی جوتابا رہے پاس ہے تصدیق بھی کرتا ہے اس پر ایمان لے آؤ (ترجمہ نذیر احمد)

۱۵) یَا بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَمَّا ابْنُهَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ (بقرہ ۹) اے بنی اسرائیل تم (اس کتاب) پر ایمان لاؤ جو نازل ہوئی جو تصدیق کرتی ہے۔ اس (کتاب) کی جوتابا رہے پاس ہے۔

۱۶) وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ (بقرہ ۹) اور جب پہنچی ان (موجود) کے پاس ایک کتاب (قرآن) اُمت کی طرف سے جو تصدیق کرنے والی ہے اس (کتاب) کی جوتابا رہے پاس ہے۔

۱۷) وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ (بقرہ ۹) انا کو وہ (قرآن) حق ہے اور تصدیق کرنے والا اس (کتاب) کی جوتابا رہے پاس موجود ہے۔ پس قرآن مجید نے یہودیوں اور مسیحیوں ہر دو کی کتب کی عینہ عینہ اور کجانی طور پر تصدیق کر دی ہے اور تصدیق کا مادہ صدق ہے۔ جس کا مطلب سچا بھلا اور سچائی کا اعلان کرنا ہے۔ پس مندرجہ بالا قرآنی حوالہ جات کی روش سے قرآن بالکل کر نہ صرف سچا بھلا بلکہ اس کی سچائی کا اعلان بھی کرتا ہے۔ اور وہ مسلمان یقیناً جسے جگر دے میں ہر قرآن کی ان آیتوں کو خدا کا کلام بھی مانتے ہیں اور اس کے اس کلام میں جس کی شان میں نازل ہوئیں۔

باطل تاویل کر کے تصدیق کو تکذیب بھی بنا رہے ہیں اور یہ شور مچا رہے ہیں کہ بائبل میں تحریف و ترمیم ہو چکی ہے۔ ایسے اصحاب کو جاننا چاہیے کہ قرآن فخر ان کتابوں کی تصدیق نہیں کرتا جو کسلی اور جیسی پر نازل ہوئی تھیں بلکہ ان کی جو حضرت رسول عربی کے زمانے میں فی الواقع اصل کتاب کے پاس موجود تھیں اگر یہ کتابیں اصل کتابوں سے مختلف ہوتیں تو پھر اللہ ان کی تصدیق کیوں کرتا اگر کسی دست پر نہیں رد و بدل ہوجائے تو کوئی ذمہ دار اور دیانت دار عالم ان کی

تصدیق نہیں کرتا۔ اگر فی الحقیقت قدرت و انجیل طرف ہر چکی تھیں تو پھر اللہ نے ان طرف ضعیفوں کی کیوں تصدیق کر دی؟ کیا انہیں کہہ دیا کہ اللہ کو اس تحریف کا علم نہیں تھا۔ یا حضور علیہ السلام اہل کتاب کی دلاری کے لئے ان کے غلط مصائف کی تصدیق کر رہے تھے۔ اگر خدا اور رسول کو ان مصائف میں کوئی غزالی اور تحریف نظر نہیں آئی تو سمجھ میں نہیں آتا کہ برادران اہل اسلام کے علمائے کرام نے وہ غزالی اور تحریف کہاں سے دیکھ لی؟ پس جب کہ گراہوں کا ایسا بڑا بادل ریسٹ تھامیج خدا کے مقربین اور قرآن مجید اچھیں گھیرے ہوئے ہے۔ (جمادی ۱۱۱۲ اور بیک زبان یہ گراہی دے رہا ہے کہ بائبل خدا کا کلام ہے۔ تو ہیں بائبل کو نقصان دہ بتاتے تھے خدا کا لا تبدیل کلام مان لینے میں کسی قسم کے تعصب اور میل بری کو رکاوٹ نہیں بننے دینا چاہیے۔



نوٹ

اس لا تبدیل کلام خدا کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مصنف رسالہ خدا کو

مکان نمبر ۳۹ باک نمبر ۲۸ گرگودھا

کے پتہ پر برادرانہ اور عقائد انداز میں تفسیر لکھئے۔

صحیحہ اور اسلام کے مابین موضوع اختلافی مسائل کی حقیقت سے واقف ہونے کے لئے احقر کی دیگر تصانیف

کا مطالعہ بھی خالی اثر فائدہ نہیں — چنانچہ

۱۔ "بائبل قرآن کی نظر میں" — میں بائبل کے محض واصلیت پر سیر حاصل بحث کے لئے ہے

۲۔ "یسی تصور خدا" میں تثلیث فی التوحید اور میں خدا کی ذات کے وحدت کی حقیقت سے مدلل بحث کے لئے ہے

۳۔ "آمین خدا ایک آسمانی آواز" — میں مسیح خدا کا روحانی بیٹا ہے شرح و بسط سے واضح کرتے ہیں

۴۔ "حضور مسیح کی موت، قیامت اور انسانی نجات" — یہ مضمون بائبل مقدس، تاریخ عالم اور قرآن مجید کے شواہد پر مبنی ہے۔